حضور کی یاد کرتا ہی — بعض بعض بار دل کی لگی دیکھی کو بہتر ہیں لیکن گریہ زبان اور ہماری نوجوان کو چہ
الٹ کو چاہ شور — ایک صحبت میں فارسیدان ہندوستانی بیٹھی ہوی فارسی میں باتیں
کر رہی تھی — سو میری طرف بھی ایکبار مخاطب ہوکر بولی کہ انشا صاحب چہ نام دارند و کجا می مانند
میں نے انکی فارسی کلام کی تحسین کی اور دریافت کیا کہ آپ کب سے یہاں تشریف لائی فارسی میں
اسکا جواب دیا کہ عرصہ یک نیم ماہ شد کہ اینجانب درین شہر آمدہ است — اسیطرح کی
اور کلام فارسی اہل ہند کی زبان سے سننے میں آتی ہیں کہ جی کو نہیں لگتی کہ بولچال فارسی کی ہیں
جب کسی ایرانی سی اتفاق صحبت ہوا تو اول آنکی زبان سمجھنی میں پوری پوری نہیں آتی ہم جو کچھ نشان
اور سمجھا تو انکی یہ الفاظ ہیں اور نہ یہ روزمرہ اور محاورہ ہیں حالانکہ ہر شخص فارسی زبان بولتی ہیں
اور فارسی کی کتابیں پڑھکر ہندوستانیوں نی زبان فارسی سیکھی کیا سبب ہی کہ ہندوستانیوں کی
بولچال ایران کی بولچال سی ملتا اور مشابہ نہیں ہی حالانکہ مشہور ہی یہ بات کہ فرع جسقدر شایستہ تر
اصل کی ہو اسیقدر کامل تر ہی امیدوار ہوں کہ اس بارے میں کمترین کا اطمینان فرمایا جاے
زیادہ تسلیم اور تکریم — معروضہ ۲۳ اپریل ۹۰ء — بندہ محمد زمان —

جواب

عزیز ارشد من سلمہ اللہ تعالی — عافیت نامہ پہونچا تمنے ایسا مسئلہ چھیڑ دیا ہے کہ جواب
اسکا طولانی ہی لیکن تمہاری خاطر مختصر طور پر لکھی دیتا ہوں — واضح ہو کہ فارسی نہ ہندکی زبان ہی اور
نہ ہندو فارسیدان اہل زبان جب سی کہ ملک ایران کی قوموں نی اس ملک کو فتح کیا
اور تخت نشین ہوی اسوقت سی اہل ہند نی یہ زبان شاہی زبان ہونی کی سبب حاصل کی اور
اہل ایران سب فارسی بولتی تھی کچھ انکی ساتھ صحبت اور اختلاط کیا اور کچھ کتابیں فارسی زبان کی